جلد ۲۸ | مورخہ ۲۲ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ | یکم ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش | یکم فروری سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۴

بیت المال کے قیام کی تحریک کیونکر کامیاب ہو سکتی ہے

بیت المال کا قیام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوا۔ جو بعد میں بھی ایک عرصۂ دراز تک مسلمانوں کی شان و شوکت اور ان کے عروج و تمکنت کے دور میں بحال رہا۔ اور امت مسلمہ کے اموال ایک نظام کے ماتحت قومی اور ملی بہبود کے کاموں میں خرچ ہوتے رہے۔ لیکن جب مسلمان تنزل کا شکار ہو گئے۔ اور تنظیمی شعبہ جات میں زوال آ گیا۔ تو بیت المال کے قیام کا سلسلہ بھی جاتا رہا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان اول تو دینی اور قومی کاموں پر روپیہ خرچ کرنے میں سست ہو گئے۔ دوسرے مجموعی طور پر ان فوائد سے بھی محروم ہو گئے۔ جو اجتماعی رنگ میں حاصل ہوتے تھے۔ بلکہ یہ سستی رفتہ رفتہ اس حد تک بڑھ گئی۔ کہ فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی بھی معدوم ہو گئی۔ اِلَّا ما شاء اللہ۔ حالانکہ اگر موجودہ زمانہ میں بھی جبکہ مسلمان اپنی سابقہ عزت و عظمت بالکل کھو چکے ہیں اگر صاحبِ نصاب مسلمان باقاعدہ زکوٰۃ دیں۔ اور صدقات وغیرہ ادا کرتے رہیں۔ تو ہر سال اتنی بڑی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ کہ اس سے بڑے بڑے عظیم الشان کام لئے جا سکتے ہیں۔ اسلام کی اشاعت اور حفاظت کے بہترین انتظامات کئے جا سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی نکبت اور ادبار کو دور کرنے کے لئے کامیاب جدوجہد کی جا سکتی ہے۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ اسلامی تعلیم سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے عام طور پر مسلمان امراد ملی۔ اور قومی ضروریات کے لئے کچھ دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور دوسری طرف کوئی ایسا انتظام نہیں۔ جس کے متعلق یہ اطمینان ہو۔ کہ اس کے ذریعہ روپیہ کو دیانت داری کے ساتھ حقیقی ضروریات پر خرچ کیا جائے گا۔ اور دراصل یہی وہ چیز ہے۔ جو اس کے ذریعہ قومی بیت المال کے قیام میں سب سے زیادہ حارج ہے۔ اور جس کی وجہ سے باوجود ایسے لوگوں کی موجودگی کے جو خواہش رکھتے ہیں۔ کہ بیت المال قائم ہو۔ ناکامی پر ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑتا ہے۔ چنانچہ اخبار "اہلحدیث" (۱۲ر جنوری) لکھتا ہے:۔

"ایک مدت سے بیت المال قائم کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ لیکن ترقی کی صورت نظر نہیں آتی۔ وجہ یہ کہ جیسی حرکت ہونی چاہیئے۔ ویسی نہیں ہوتی۔ پہلے لوگوں کی ذہنیت کی روش کا اندازہ لگانا چاہیئے۔ اگر احباب کو یہ کہا جائے کہ زکوٰۃ کی پوری رقم یا بھاری حصہ۔ بلکہ کوئی ایک معین حصہ دسواں۔ یا بیسواں کانفرنس میں جمع کرائیں۔ تو کوئی بھی عمل نہ کرے گا"

یہ سب کچھ درست۔ مگر سوال یہ ہے کہ زکوٰۃ اور دوسرے صدقات وغیرہ کی حفاظت اور صحیح مقام پر خرچ کرنے کا کیا انتظام ہے۔ اور وہ کونسی ہستی ہے۔ جس کے اعتماد پر مسلمان اپنے اموال پیش کر سکیں۔ اگر کوئی نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ بلکہ اس کے خلاف معمولی معمولی چندوں کے متعلق اس قسم کی شکایات پائی جاتی ہیں۔ کہ فراہم کرنے والے ان کا زیادہ حصہ اپنے عیش و آرام پر صرف کر دیتے ہیں۔ تو عام لوگوں کو اتنا زیر الزام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جتنا ان لوگوں کو جو چلا چلا کر یہ تو کہتے ہیں۔ کہ روپیہ لاؤ روپیہ۔ مگر اس بارے میں کوئی اطمینان نہیں دلاتے۔ کہ اسے خرچ کس طرح کریں گے۔ اور وہ کونسی دینی خدمات ہیں جن کے لئے انہیں روپیہ کی ضرورت ہے؟

دراصل مسلمانوں کو بیت المال قائم کرنے سے قبل اپنے اندر وہ نظام پیدا کرنا چاہیئے۔ جس کے ماتحت بڑی آسانی سے نہ صرف بیت المال قائم کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ فلاح و کامیابی کے اور بیسیوں راستے بھی کھل سکتے ہیں۔ ذرا غور تو فرمایئے مسلمانوں نے بیت المال پہلے قائم کیا تھا۔ یا حبل اللہ کو پکڑ کر۔ ایک مقدس ہاتھ پر جمع ہو کر۔ اور ایک سلک میں منسلک ہو کر اپنے سینے نور ایمان سے منور کیے تھے۔ یقیناً انہوں نے پہلے دولت ایمان حاصل کی۔ اور پھر اس نور کو دنیا میں پھیلانے کے لئے بے مثال جانی اور مالی قربانیاں پیش کیں۔ اور اسی سلسلہ میں بیت المال قائم کیا۔ موجودہ زمانہ میں بھی مسلمانوں کو یہی طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ یعنی خدا تعالیٰ نے انہیں اپنا جو مامور و مرسل مبعوث کیا ہے۔ اسے قبول کر کے اپنے اندر وہ انقلاب پیدا کرنا چاہیئے۔ جس کی وجہ سے دین کے لئے ہر قربانی نہایت آسان ہو جاتی ہے۔ کیا مسلمان جماعت احمدیہ کو نہیں دیکھتے۔ جو اسلامی نظام کا صحیح نمونہ پیش کر رہی ہے۔ اور جس میں بیت المال کا قیام انہی بنیادوں پر ہے۔ جن کی اسلام نے داغ بیل ڈالی۔ اس تمام نظام کی روح فاعلی یعنی خلیفۂ وقت کا وجود باوجود ہے۔

جس کی راہ نمائی میں جماعت احمدیہ نہائت شاندار جانی اور مالی قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ ایسی شاندار کہ دنیا کی کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ صرف بیت المال کا ڈھانچہ اگر قائم بھی ہو جائے۔ تو اس سے کیا بن سکتا ہے جب تک ایک ایسا وجود نہ ہو۔ جو اپنی روحانی کشش سے قلوب کو اپنی طرف کھینچ لے۔ اور ان میں دین کے لئے ایسی تڑپ پیدا کر دے۔ جیسے کوئی چیز دبا رکھے۔ غرض جماعت احمدیہ کی غیر معمولی تنظیم اور ترقی مسلمانوں کے لئے بہت کچھ سبق آموز ہے۔ کاش وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اسلام کی اشاعت اور ترقی میں حصہ لے کر دین و دنیا کی کامیابی حاصل کریں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ ماہ صلح ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی خیر و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج بخار سے آرام ہے

صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے

افسوس ڈاکٹر محمد طفیل صاحب ہیلتھ لیکچرار لائل پور کی والدہ صاحبہ وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون بعد نماز ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دعائے مغفرت کی جائے۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے آج دن بھر ہلکی بارش ہوتی رہی۔ جو اب بھی جاری ہے

چندہ تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کی آخری تاریخ

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے احباب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کی پیشگوئی کے مصداق بنا چکے ہیں۔ وہ نوٹ کر لیں۔ کہ سال ششم کے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۵ فروری ۱۹۴۰ء قریب آگئی ہے۔ جنہوں نے حصہ نہیں لیا۔ وہ فوراً اپنا وعدہ لکھ کر اپنے امام کے حضور بھجوا دیں۔

خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مجلس مشاورت کے لئے نمائندگان کا انتخاب

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال بیسویں مجلس مشاورت ایسٹر کی تعطیلات میں ۲۲-۲۳-۲۴ ماہ امان ۱۳۱۹ہش مطابق ۲۲-۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء کو منعقد ہوگی۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔ (۱) نمائندگان جماعت میں با اثر اور صاحب رائے ہوں (۲) طالب علم نمائندہ نہیں ہو سکتا۔ (۳) نمائندگان اسلامی شعار (داڑھی) رکھتے ہوں (۴) جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عائد ہو سکتا ہو ۲۱ یا اس سے زائد ہوں۔ وہاں نمائندہ صرف ایسا شخص ہی مقرر کیا جا سکتا ہے۔ جو باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور جس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثانی قادیان

دارالشکر کمیٹی کے متعلق تحقیقاتی کمیشن

دارالشکر کمیٹی کی شکایات کی تحقیقات کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک کمیشن مقرر فرمایا ہے۔ اور تا فیصلہ حضور نے میر محمد اسحاق صاحب کو کمیٹی دارالشکر کا نگران مقرر فرمایا ہے۔ اور ان کو یہ ہدایت دی ہے۔ کہ "وہ احتیاط رکھیں کہ کوئی روپیہ سوائے اشد ضرورت کے نہ نکالا جائے" اس لئے دارالشکر کمیٹی کی تمام کارروائی بند ہے۔ ناظر اعلیٰ

خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب کی بیعت خلافت

اور

شکریۂ احباب

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

محترمی خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب کی بیعت خلافت کی خبر الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے مولوی صاحب موصوف میرے خسر اور میری رفیقہ حیات کے والد محترم ہیں۔ اس لئے ان کی بیعت پر ہمیں طبعاً نہائت درجہ خوشی ہوئی ہے۔ اور ہمیں اس خوشی پر بہت سے احباب کی طرف سے مبارکباد کے خطوط موصول ہو رہے ہیں میں اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ان جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ ہی ان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ خدا کے حضور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کی بیعت کو خود مولوی صاحب کے لئے اور ہمارے لئے اور جماعت کے لئے ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین

جیسا کہ اخبار میں اعلان ہو چکا ہے مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور ممتاز صحابیوں میں سے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے انہیں اوائل زمانہ میں اچھی خدمت کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کے بعد مولوی صاحب موصوف غیر مبایعین کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ اور ایک عرصہ دراز تک ان کے ساتھ رہے۔ مگر اب ایک لمبے زمانہ کے بعد جو چوتھائی صدی سے بھی زیادہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنے فضل اور رحم کے ساتھ پھر جماعت میں منسلک ہونے اور دامن خلافت کے ساتھ وابستگی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط المستقیم۔

سب سے بڑی بات جس نے مولوی صاحب موصوف کی طبیعت پر خاص اثر پیدا کیا وہ یہ ہے جسے وہ اپنی کئی مجلسوں میں بیان فرما چکے ہیں۔ کہ جہاں لاہوری پارٹی اس جگہ کھڑی ہے۔ جس جگہ کہ وہ آج سے پچیس سال قبل تھی۔ بلکہ وہ اپنے سابقہ مقام سے بھی پیچھے گر گئی۔ اور گر رہی ہے۔ وہاں قادیان کے ساتھ ہر قدم پر خدا کی نصرت کا ہاتھ نظر آرہا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قیادت میں جماعت کو ہر رنگ میں ترقی دے رہا ہے۔ اور یہ خدائی شہادت جو عملی صورت میں ظاہر ہو رہی ہے۔ ایسی واضح اور روشن ہے کہ باقی سب دلیلوں سے زیادہ وزن رکھتی ہے۔

بالآخر میں پھر ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے مجھے یا والدہ مظفر احمد کو اس موقعہ پر مبارکباد کے خطوط لکھے۔ اور ہماری اس خوشی میں شرکت اختیار کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ اور جس راستے پر اب انہوں نے قدم اٹھایا ہے۔ اس میں ان کو مزید سعادت اور ترقی عطا کرے۔ اور ان کے گزشتہ ماحول کے تاثرات کو کلی طور پر دور فرما کر انہیں خلافت ثانیہ کی برکات سے پوری طرح متمتع فرمائے۔ اور ان کا اور ہم سب کا انجام بخیر ہو۔

آمین اللھم آمین

تعلیم و تربیت

اصلاحِ رسوم کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی گرانقدر مساعی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے دُنیا کو جن عظیم الشان برکات سے نوازا اور جو جو احسانات اس پاک وجُود کے طفیل اس نے نوعِ انسانی پر کئے۔ وُہ اس قدر زیادہ اور اتنے مختلف الانواع ہیں کہ کوئی انسان اُن کو احاطۂ شمار میں نہیں لاسکتا۔ افراد آپ کے احسانات کے زیر بار ہیں۔ قومیں آپ کے احسانات کے زیر بار ہیں۔ اور مذاہب آپ کے احسانات کے زیر بار ہیں۔ آپ کی بعثت سے قبل جس قدر انبیاء و مصلحین آئے اُن پر بھی آپ کے گرانقدر احسانات ہیں۔ اور آپ کی بعثت کے بعد آپ کے فیوض سے مستفیض ہو کر جو مقدسین آئے۔ اُن کے سر بھی آپ کے احسانات کے آگے جھکے ہُوئے ہیں۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات ایک بحرِ بیکراں کی صورت رکھتے ہیں۔ اور قیامت تک آپ کے احسانات کا دامن پھیلا ہُوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسُولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا۔ اور درُود شریف میں ہر مسلمان کے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا۔ کہ وُہ آپ کے علوِ مرتبت اور بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کرے کیونکہ آپ دُنیا کے محسنِ اعظم ہیں۔ اور احسانات کے متعلق جذبۂ امتنان کا اظہار کرنا ہر مومن کا اولین فرض ہے۔

ان احسانات میں سے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ دُنیا پر ہُوئے۔ ایک بہت بڑا احسان یہ ہے۔ کہ آپ نے دُنیا کو بدرسُوم سے نجات دلا کر اُن زنجیروں کو توڑا۔ جو لوگوں کے ہاتھوں اور اُن کے پاؤں میں پڑی ہوئی تھیں۔ قرآن کریم اس احسان کا ذکر ان الفاظ میں فرماتا ہے۔ کہ:۔ یضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم کہ یہ رسول لوگوں کے بوجھوں کو دُور کرتا۔ اور ان کے اغلال اور طوقوں کو کاٹتا ہے۔ یہ بوجھ اور یہ اغلال وُہی بدرسُوم تھیں جن میں اہلِ عرب بُری طرح جکڑے ہوئے تھے۔ اور جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان لوگوں کو آزاد کیا۔

مخالفینِ اسلام ہمیشہ یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غلامی کو دُنیا میں رائج کیا حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی وُہ نبی ہیں۔ جنہوں نے نہ صرف غلامی کے اس بدطریق کا انسداد فرمایا۔ جو قبل اسلام جاری تھا۔ بلکہ بدرسُوم کی غلامی کو بھی دُور فرمایا۔ پس رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ظاہری غلامی کو بھی مٹانے والے تھے۔ اور آپ اس غلامی کا بھی انسداد فرمانے والے تھے۔ جو ذہنی ہوتی ہے۔ اور جس کی موجودگی میں حُر اور آزاد کہلانے کے باوجود انسان غلام ہی ہوتا ہے

حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل بھی دُنیا کی ویسی ہی حالت تھی۔ جیسے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے قبل اہلِ عرب کی۔ اور تو اور مسلمان کہلانے والے ایسی رسوم میں مبتلا تھے۔ جو خلافِ اسلام تھیں بلکہ اب تک وُہ لوگ ان مشرکانہ رسُوم کو اختیار کئے ہُوئے ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستگی کا شرف حاصل نہیں۔ لیکن جن لوگوں کو آپ کے حلقۂ غلامی میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر ان زنجیروں سے نجات بخشی۔ جو لوگوں نے زمانۂ نبوت سے بُعد کی وجہ سے اپنے پاؤں میں آپ ڈال لی تھیں اور چونکہ ابھی دُنیا کا کثیر حصہ ایسا رہتا تھا۔ جو ان خلافِ اسلام رسُوم میں مبتلا رہنے کی وجہ سے "اسیر" بن چکا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ خبر دی۔ کہ نہ صرف تیرے ذریعہ دُنیا کی ذہنی غلامی کی یہ زنجیریں کٹ جائیں گی۔ بلکہ "تیرے ہی تخم اور تیری ہی ذریت و نسل" میں سے ایک ایسا انسان پیدا ہو گا۔ جو اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا"

اسیر کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور یقیناً یہ پیشگوئی اُن تمام معانی و مطالب پر مشتمل ہے۔ جن پر اسیر کا لفظ حاوی ہے لیکن اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔ کہ وُہ شخص بھی اسیر ہی ہوتا ہے جو مہلک رسُوم میں مبتلا ہوتا ہے

پس اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جہاں اور بشارات دیں وہاں آپ کو یہ امر بھی بتایا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ مصلحِ موعود کے ذریعہ اُن سلاسل اور زنجیروں کو کاٹ دے گا۔ جو لوگوں کو "اسیر" بنائے ہُوئے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ان کا ذہنی ارتقاء مسدود ہو چکا ہے۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے زمانۂ خلافت میں جہاں اور اصلاحات کا نفاذ فرمایا۔ وہاں بدرسوم کی بیخ کنی کی بھی آپ نے سرگرم جدوجہد فرمائی اور اس کے متعلق بارہا جماعت کے دوستوں کو توجہ دلائی۔ تاکہ انہیں حقیقی حریت حاصل ہو۔ اور وُہ اس غلامی سے آزاد ہوں۔ جو رسُوم و رواج کی شکل میں اُن کے ساتھ لگی ہُوئی ہے۔

اس ضمن میں اگرچہ کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر نمونہ کے طور پر صرف ایک مثال بتائی جاتی ہے جس کا تعلق شادی بیاہ کے ساتھ ہے۔

حال میں بعض مسلمان اخبارات میں جناب شیخ صادق حسن صاحب ایم۔ ایل۔ اے کا ایک مضمون "شادی و غمی کی رسُوم قبیحہ کا انسداد" کے زیر عنوان شائع ہُوا ہے۔ اس مضمون میں انہوں نے شادی بیاہ کی تقاریب پر مسلمانوں کی فضول خرچی کا ذکر کرتے ہُوئے لکھا ہے:۔

"شادی کے موقعہ پر اس قدر اسراف کیا جاتا ہے۔ کہ ایک غریب شخص عام طور پر اپنی ایک سال کی آمدنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ایک شادی پر ختم کر دیتا ہے۔ متوسط الحال شخص کے پاس اگر ایک چھوٹا سا مکان ہے۔ تو وُہ اسے گرو کر دیتا ہے۔ اور قوتِ لایموت تک کو محتاج ہو جاتا ہے۔

پھر لکھتے ہیں:۔

"عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض برادریوں میں مثلاً گوجروں اور اعوانوں میں بہت زیادہ تنبول دیا جاتا ہے۔ یہ تنبول تو دعوتوں میں خرچ ہو جاتا ہے۔ لیکن جب دینے کا وقت آتا ہے۔ تو قرض لے کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے ایک مستقل قرضہ کی صُورت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو سُود در سُود کے چکر سے کبھی آزاد نہیں ہوتا"

اس کے بعد انہوں نے لکھا ہے۔ "میں تمام متقتدر اسلامی انجمنوں۔ علماء۔ اخبارات اور مقررین سے اپیل کرتا ہُوں۔ کہ قوم کا کروڑوں روپیہ سالانہ بچائیں تاکہ یہی روپیہ تجارت اور بچوں کی تعلیم پر خرچ ہو"

اسی مضمون میں انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ "شادی کے موقعہ پر فریقین زیادہ سے زیادہ پچاس پچاس اشخاص کو بلائیں۔ اگر ہو سکے۔ تو اس سے بھی کم کریں۔ فارغ البال اشخاص کو چاہیئے۔ کہ وُہ نمائش کو چھوڑ دیں۔ اور لوگوں کی طعنہ زنی سے نہ ڈریں۔ اور اپنے غریب بھائیوں کے لئے کم از کم اتنا ایثار تو دکھائیں۔ تاکہ ان کا غریب بھائی اگر کم آدمیوں کو بلائے تو اس کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے"۔

(زمیندار ۲۷ جنوری)

یہ تحریک تفاصیل سے قطع نظر کرتے ہوئے اس قابل ہے کہ مسلمان اسے پڑھیں۔ اور اس کے مطابق عملی زندگی بنانے کی کوشش کریں لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے جو بیدار مغز خلیفہ عطا فرمایا ہے۔ اس کے نکتہ رس دماغ نے آج سے ایک عرصہ قبل مسلمانوں کی تباہی کے ان بواعث کو سمجھا۔ اور اس نے اپنی جماعت میں ایک ایسی رَو چلا دی جو ان تمام رسوم کی بیخ کنی کرنے والی ہے چنانچہ سنہ ۱۹۳۲ء کے سالانہ جلسہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان امور کی طرف تفصیلاً اپنی جماعت کو توجہ دلائی۔ اور پھر تحریک جدید کے ذریعہ حضور نے جماعت سے جو مطالبات فرمائے۔ ان کا ایک حصہ شادی بیاہ کی رسوم میں اصلاح کی تجاویز پر بھی مشتمل ہے چنانچہ اس سلسلہ میں حضور نے سادگی اختیار کرنے کی تلقین کی۔ اور فرمایا کہ چونکہ شادی کے ساتھ جذبات کا تعلق ہوتا ہے۔ اس لئے میں یہ حد بندی تو نہیں کر سکتا۔ کہ اتنے جوڑوں اور اتنے زیوروں سے زیادہ نہ دیئے جائیں۔ ہاں اتنا کہتا ہوں کہ یہ چیزیں کم کر دی جائیں۔ اور جو شخص اپنی لڑکی کو زیادہ دینا چاہے۔ وہ کچھ زیور کپڑے کے علاوہ نقدی کی صورت میں روپیہ دے دے۔ ولیموں کے متعلق آپ نے فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بڑے سے بڑا ولیمہ اتنا ہوا کرتا تھا۔ جتنا ہمارے ہاں چھوٹا ولیمہ ہوا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ولیمہ پر دس پندرہ دوستوں کو بلا لینا کافی ہے۔ یا جیسا کہ سنت ہے ایک بکرا ذبح کیا۔ شوربہ پکایا۔ اور خاندان کے لوگوں میں بانٹ دیا۔ مہر کے متعلق آپ نے فرمایا کہ حد سے زیادہ مقرر نہیں کرنا چاہیئے بعض معمولی حیثیت کے آدمی ہوتے ہیں مگر جب مہر کا وقت آتا ہے تو پانچ پانچ دس دس ہزار روپیہ مقرر کر دیتے ہیں حالانکہ ان کی جائدادیں اور آمدنیاں بہت کم ہوتی ہیں۔ اسی طرح اقتصادی حالت کی درستی کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یہ ہدایات نافذ فرما چکے ہیں۔ کہ کھانے اور لباس میں سادگی اختیار کی جائے۔ عورتیں گوٹہ کناری اور فیتہ سے پرہیز کریں۔ نئے زیورات نہ بنوائیں۔ بلکہ پرانا زیور تڑوا کر بھی نیا زیور بنانے کی آپ نے ممانعت فرما دی۔ غرض شادی کے موقعہ پر جس قدر لغو رسوم کی جاتی ہیں۔ ان تمام سے اجتناب کرنے کی آپ بارہا نصیحت فرماتے رہتے ہیں۔ اور ہمیں مسرت ہے کہ رفتہ رفتہ دنیا کے عقلمند اور دور اندیش اصحاب اسی راستہ کی طرف آ رہے ہیں۔ جو حضور نے لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ سب سے پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ہی سینما دیکھنے کی اپنی جماعت کو ممانعت فرمائی تھی۔ اور اب ہم دیکھتے ہیں کہ وقتاً فوقتاً ایسی آوازیں اٹھتی رہتی ہیں۔ کہ سینما دیکھنا ملک کے اخلاق اور مالی حالت کے لئے تباہ کن ہے۔ اور گو یہ آوازیں ابھی دھیمی ہیں۔ لیکن ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ رفتہ رفتہ ان آوازوں میں طاقت پیدا ہو جائے گی۔ اور دنیا اس بات پر مجبور ہو جائے گی۔ کہ وہ سینما کے متعلق اپنے طریق عمل پر نظر ثانی کرے۔

اسی طرح سادہ زندگی اختیار کرنے اور بری رسوم سے محفوظ رہنے کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بارہا تحریک فرمائی۔ اور رفتہ رفتہ یہ تحریک بھی مضبوط ہونے لگی جیسا کہ شیخ صادق حسن صاحب کے متذکرۃ الصدر مضمون سے ظاہر ہے انہوں نے وہی باتیں پیش کی ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے امام و مقتدا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بارہا پیش فرما چکے ہیں۔

غرض اصلاح رسوم کی طرف متوجہ ہونا ایک نہایت ضروری امر ہے۔ اور ہمیں جہاں اس امر پر خوشی ہے کہ مہذب دنیا آہستہ آہستہ اسی سادگی کی طرف آ رہی ہے۔ جو تحریک جدید کا نقطۂ مرکزی ہے وہاں ہم جماعت کو بھی اس امر کی طرف متوجہ کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اسے وقتاً فوقتاً اپنے افراد کا اس نقطۂ نگاہ سے جائزہ لیتے رہنا چاہیئے۔ کہ آیا وہ ان مطالبات پر عمل کرنے میں سست تو نہیں ہو گئے۔ اور اگر وہ دیکھیں کہ خدانخواستہ کسی میں سستی آگئی ہے۔ یا کوئی شادی بیاہ کے موقعہ پر ایسی رسوم میں حصہ لے رہا ہے۔ جو ناپسندیدہ ہیں تو اسے روکیں۔ وعظ و نصیحت سے پتھر دل بھی موم ہو سکتے ہیں۔ پس پہلے وعظ و نصیحت سے کام لیا جائے۔ اور اگر وعظ و نصیحت کارگر نہ ہو۔ تو اخلاقی دباؤ سے کام لیا جا سکتا ہے۔ لیکن بہر حال یہ ضروری ہے کہ ہماری جماعت رسوم سے ہر لحظہ مجتنب رہے اور اس کا ہر کام میں وہی نمونہ ہو۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضؓ نے اختیار کیا ؛

امیر غیر مبائعین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نقشِ قدم پر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کو یہ تحریک فرمائی تھی۔ کہ ہر احمدی اس بات کی کوشش کرے۔ کہ وہ دوران سال میں کم سے کم ایک نیا احمدی ضرور بنائے گا۔ اب ایک سال کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب نے بھی یہی تحریک شروع کی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"سب احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس سال ہم نے اپنی جماعت کو کم سے کم دوگنا کرنے کا عزم کیا ہے۔ یہ ہمارے جلسہ سالانہ کی سب سے زیادہ اہم تحریکات میں سے ہے۔ اس کو تکمیل تک پہونچانے کے لئے یہ عہد سب دوستوں نے جلسہ میں کھڑے ہو کر کیا۔ کہ ہر ایک دوست کم سے کم ایک مزید دوست کو جماعت میں لانے کی پوری کوشش کرے گا۔"

(پیغام صلح ۱۷ جنوری ۱۹۴۰ء)

جناب مولوی صاحب کی عادت ہے کہ جماعت کی ترقی اور اس کی تنظیم کے لئے جو تجویز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں۔ وہی کچھ عرصہ کے بعد وہ غیر مبائعین میں رائج کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بعض اوقات تو پہلے جناب مولوی صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تجویز فرمودہ سکیم پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور پھر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کی تحریک کرنے لگ جاتے ہیں۔ چنانچہ جب سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید جاری فرمائی ہے۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں مل رہی ہیں۔

اب جناب مولوی صاحب نے جو یہ تحریک فرمائی ہے۔ کہ ہر غیر مبائع تبلیغ کرے۔ اور دوران سال میں کم سے کم ایک شخص کو جماعت میں شامل کرے۔ اس کے متعلق [illegible] ہے۔ کہ مولوی صاحب اپنی جماعت کے [illegible] آدمیوں کے متعلق یہ بیان کر چکے ہیں۔ کہ

"اگر میں جماعت کے کسی بڑے آدمی کو یا کسی آسودہ حال کو کہوں کہ نکل جاؤ کسی ایک ضلع یا تحصیل میں اور وہاں حضرت مسیح موعود کا پیغام پہونچاؤ احمدیت کی تبلیغ کرو۔ تو لوگ تعجب کریں گے۔ کہ یہ کیا بات کہی جا رہی ہے۔ کہ دیہات میں پھر کر احمدیت کی تبلیغ کرو۔"

(پیغام صلح ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء)

اندریں حالات کیا اب بھی ان کے تازہ حکم کی بناء پر یہ "بڑے" اور "آسودہ حال" غیر مبائع بھی تبلیغ کی طرف توجہ دیں گے؟

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان

روحانی ترقیات مجاہدات سے ہوتی ہیں

روحانیات کے سمجھنے کے لئے جسمانیات کے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہم دنیا کے معاملات میں دیکھتے ہیں۔ کہ جو شخص پوری محنت اور کوشش کو کام میں لاتا ہے۔ اور صحیح ذرائع سے روزی کمانا چاہتا ہے۔ وہ کامیاب ہوتا ہے۔ اسی طرح روحانیات میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے لئے بڑی جد وجہد اور کوشش وسعی کی ضرورت ہے۔ اور جو شخص مقام قرب کے حصول کے لئے مجاہدات شاقہ اختیار کرتا ہے۔ اور اسلامی ہدایات کی پابندی کرتا ہے۔ وہ بھی متقی پارسا اور خدا کے مقدسین میں شامل ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم میں ان امور کا مختلف پیرایوں میں ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی (النجم) کہ انسان کے لئے بجز اس کے کچھ نہیں جو وہ کوشش کرتا ہے۔ اور یقیناً اس کی کوشش کے متعلق دیکھ سمجال ہوگی۔ تاکہ اس کے مطابق بدلہ دیا جائے۔ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (عنکبوت ع۷) کہ جو لوگ ہمارا قرب حاصل کرنے کے لئے مجاہدات کرتے ہیں۔ ہم ان کی ضرور رہنمائی کرتے ہیں۔ اور اپنی راہیں دکھا دیتے ہیں۔ اور انہیں اعلےٰ روحانی منازل پر پہنچاتے ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جس طرح خداتعالےٰ کی صفات روحانیات میں اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ اسی طرح جسمانیات میں بھی اثر انداز ہیں۔ اگر ایک شخص روحانی مقامات کے حصول کے لئے کوشش کرتا ہے۔ تو خدا کی صفت رحیم اس کی کوشش کے مطابق اس کے نتائج ظاہر کرتی ہے۔ اور اگر کوئی دنیا کا طالب ہے۔ اور اس کی تمام تر توجہات دنیا کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ تو وہ بھی صفت رحیم کے ماتحت اپنی کوشش کے مطابق پھل پائے گا۔ قرآن کریم میں ارشاد باری ہے کُلًّا نُّمِدُّ ھٰٓؤُلَآءِ وَھٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّکَ وَمَا کَانَ عَطَآءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًا (بنی اسرائیل) کہ ہم ہر دو فریق کی امداد کرتے ہیں۔ اِس کی بھی اور اُس کی بھی۔ یعنی دنیا دار کی بھی اور دیندار کی بھی۔ دنیا کے طالب کی بھی۔ اور آخرت کے چاہنے والے کی بھی۔ یہ تیرے رب کی عطا ہے اور تیرے رب کی عطا محدود نہیں۔ جو بھی کوشش کرتا ہے خواہ دنیا داری کے رنگ میں کرتا ہے یا دینداری کے رنگ میں۔ تو خدا کہتا ہے کہ ہمارا قانون یہ ہے کہ ہم اس کی کوشش کے مطابق بدلہ دے دیتے ہیں۔

افسوس ہے کہ انسان بجائے روحانیات میں اعلےٰ مقام حاصل کرنے کے دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے۔ حالانکہ خدا نے اسے اپنی شناخت کے لئے پیدا کیا تھا۔ چنانچہ اس بارہ میں فرماتا ہے وَمَا ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَھْوٌ وَّلَعِبٌ ط وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَھِیَ الْحَیَوَانُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ (عنکبوت) کہ یہ ورلی زندگی تو غافل کرنے والی اور کھیل کے طور پر ہے۔ اور دار الآخرۃ ہی یقیناً کامل زندگی ہے۔ کاش کہ یہ جانتے۔ اور فرماتا ہے۔ کَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَۃَ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَۃَ (قیامۃ) دنیا کو چاہتے ہو اور آخرۃ کو چھوڑتے ہو۔ حالانکہ وہی مقصود بالذات ہے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ خدا نے اپنے بندوں کے لئے دین و دنیا پر دو راہیں کھلی رکھی ہیں۔ اور جو شخص جس راہ پر گامزن ہوتا ہے اپنے منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔ اگر دنیاوی طور پر اعلےٰ سے اعلےٰ ترقی حاصل ہو سکتی ہے۔ تو دینی ترقی میں بھی کمال حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور جس طرح دنیا کے طالبین کے مراتب میں فرق ہوتا ہے۔ کوئی ادنےٰ کوئی متوسط اور کوئی اعلےٰ مقام رکھتا ہے۔ اور ادنیٰ کو اعلےٰ مقام والے سے کوئی نسبت نہیں ہوتی۔ اسی طرح روحانیات میں مقامات اور مراتب کا تفاوت ہے جو لوگ اعلیٰ مقامات روحانیہ پر فائز ہوتے ہیں۔ ادنےٰ مراتب والے ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اور جس طرح ایک شخص جو موٹر میں سفر کر رہا ہے۔ اور دوسرا ہوائی جہاز میں۔ اور ان دونوں میں کوئی نسبت نہیں۔ یہی حال روحانی لوگوں کا ہے۔ کہ ان کی عبادات اور ریاضتوں کے نتیجہ میں ان کا مقام ایسا بلند ہوتا ہے اور وہ خدا سے وہ قرب رکھتے ہیں۔ کہ ادنےٰ مراتب کے لوگ اسے سمجھ ہی نہیں سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ جن لوگوں کو خدا سے خاص تعلق ہوتا ہے۔ ان کی دعا میں خاص جذب ہوتا ہے۔ اور خدا ان کی جلد سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔ ان کی ایک آن کی دعا وہ اثر رکھتی ہے۔ کہ دوسرے لوگ اگر اپنی جان کو مجاہدات میں پگلا بھی دیں۔ پھر بھی وہ اثر پیدا نہیں ہو سکتا۔

صوفیاء کی اصطلاح میں اس روحانی مرتبہ کا نام مرتبہ بقاء ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کے لئے روحانیات کا علم عطا فرمایا۔ اور آپ کے ذریعہ ایک زبردست روحانی جماعت قائم ہوئی۔ آپ نے ان امور کے متعلق سیر کن بحث اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں کی ہے اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب اسے پڑھ کر اپنے معلومات میں اضافہ فرما سکتے ہیں۔

خاکسار: قمر الدین مولوی فاضل قادیان

موضع بیری (ضلع گورداسپور) کے بعض مخلصین

مسجد۔ مدرسہ اور مبلغ کے اخراجات کے لئے اراضی کا وقف

ذیل میں ان احباب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جنہوں نے موضع بیری ضلع گورداسپور میں مسجد و مدرسہ اور مبلغ کے اخراجات کے لئے اراضی وقف کرنے کا وعدہ کیا ہے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۱) چوہدری دولت خاں ولد صوبا خاں۔ — ۱۰ کنال

(۲) علی محمد خاں ولد غوث محمد و محمد خاں ولد میراں خاں۔ — ۲۰ ″

(۳) مولوی دولت خاں و الٰہی بخش ولد غلام جیلانی خاں۔ — ۱۶ ″

(۴) مہدیخان ولد صوبا خاں۔ — ۱۴ ″

(۵) عبد الرحمٰن خاں ولد رحمت خاں و جلال خاں ولد جھنڈے خاں مراد خاں ولد جھنڈیخاں۔ دولت خاں ولد کالا خاں۔ — ۳۰

(۶) مہدیخاں ولد امام الدین۔ عزیز خاں ولد فوجے خاں۔ رحمت علی ولد علی بخش۔ — ۱۰ ″

(۷) بہرام خاں ولد احمد خاں۔ — ۷ ″

(۸) سردار خاں و فوجدار خاں۔ پسران جھنڈو خاں — ۶ یا ۷ کنال

(۹) فتح علی ولد شرف دین — ۱۴ ″

(۱۰) جلال خاں و مراد خاں پسران نبی بخش — ۵ یا ۷ ″

(۱۱) امیر ولد علی بخش — ۵ کنال شاملات

(۱۲) عمر الدین ولد بڈھے خاں — ۷ یا ۸ کنال

(۱۳) فضل دین ولد اکبر خاں و نوٹے خاں ولد جھنڈے خاں۔ — ۵ کنال

(۱۴) عزیز الدین ولد نظام الدین و مہدیخاں ولد دُتے خاں کریم خاں ولد قیصر خاں۔ فوجے خاں ولد عیسےٰ خاں — ۶ کنال

(۱۵) سلطان علیخاں و فوجے خاں پسران مہتاب خاں — ۸ کنال باقی پھر بتائیں گے

(۱۶) خیر الدین ولد کرم دین۔ — ۶ کنال

(۱۷) فقیر محمد ولد محمد بخش۔ مہدیخاں و محمد خاں پسران صوبا خاں مولوی دولت خاں ولد الٰہی بخش۔ ہدایت خاں ولد ملنگ خاں — ۳۲ کنال

۳ مارچ کا یوم التبلیغ اور احباب کا فرض

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے غیر مسلموں کے لئے ۳ مارچ ۱۹۴۰ء بروز اتوار یوم التبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہماری تبلیغی جد وجہد کو کافی خیال نہیں فرماتے کیونکہ اس میں زیادہ تر تبلیغ ایک مخصوص گروہ میں ہوتی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز چاہتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کی طرف بھی خاص توجہ کی جائے اور وہ حق بھی کا حصہ غیر احمدی احباب کو ملتا ہے۔ اس سے دوسری اقوام محروم نہ رکھی جائیں۔ پس امید کی جاتی ہے۔ کہ ہمارے دوست ایک انتظام کے ماتحت اپنے وقت کا مفید استعمال کرتے ہوئے جن غیر مسلموں تک پیغام حق پہنچائیں گے اور ان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کا اظہار کریں گے۔ ان کو اسلام کے قریب تر لانے کی کوشش جاری رکھنے کا بھی اہتمام فرمائیں گے۔ دوسرے اس موقعہ پر لٹریچر کثرت سے تقسیم کیا جائے۔ خصوصیت سے ہندی لٹریچر زیادہ تقسیم کیا جائے۔ اس موقعہ کے لئے مناسب لٹریچر نشر واشاعت صیغہ دعوۃ وتبلیغ سے مل سکتا ہے۔

سکرٹری ترقی اسلام

حصہ داران دارالانوار کمیٹی کیلئے اعلان

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے دارالانوار کمیٹی کا آٹھواں سال ختم ہو کر یکم فروری ۱۹۴۰ء سے نواں سال شروع ہو رہا ہے۔ حصہ داروں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ بعض حصہ داروں کے قرعے نکلے ہوئے ہیں۔ مگر وہ بعض وجوہات سے ابھی تک تعمیر مکان شروع نہیں کر سکے۔ اس لئے جو حصہ دار خواہ ان کا قرعہ نکلا ہو یا نہ مکان بنانا چاہیں انہیں دارالانوار کمیٹی حسب قواعد فوراً روپیہ ادا کر دے گی۔ کیونکہ بعض قرعے محفوظ پڑے ہیں۔ احباب کو یاد ہوگا کہ فروری ۱۹۴۰ء میں اغراض مشترکہ کے لئے قسط کے ساتھ -/۴ روپے کی رقم مزید داخل کی جاتی ہے۔ پس حصہ دار احباب فروری کی قسط بجائے -/۲۵ کے -/۲۹ ارسال فرمائیں۔ دارالانوار میں جو مکان بن چکے ہیں۔ یا جو بن رہے ہیں ان کی فہرست آئندہ شائع کی جائے گی۔

سیکرٹری دارالانوار کمیٹی ۔ قادیان

ادیب ۔ ادیب عالم اور ادیب فاضل

(کے)

امتحان دینے والوں کو اطلاع

قادیان اس وقت فارسی اور عربی علوم کے امتحانات کے لئے یونیورسٹی کی طرف سے سنٹر ہے۔ اب ہمارا ارادہ ہے کہ ادیب ۔ ادیب عالم اور ادیب فاضل کے امتحانات کے لئے بھی یہ مقام سنٹر ہو۔ اس لئے تمام ایسے احباب جو ان تین امتحانات میں سے کوئی قادیان آکر دے سکتے ہوں۔ وہ ہمیں مطلع کریں۔ تاکہ رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی سے مل کر کوشش کی جائے۔

ناظر تعلیم وتربیت

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

گزشتہ سے پیوستہ

مندرجہ ذیل اصحاب کا چندہ ۲۰ جنوری ۱۹۴۰ء سے ۲۰ فروری ۱۹۴۰ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ یہ احباب ۱۰ فروری ۱۹۴۰ء تک اپنا اپنا چندہ ارسال فرما دیں یا وی پی رد کرنے کے متعلق ۱۰ فروری سے قبل اطلاع دے دیں بصورت دیگر ۱۰ فروری ۱۹۴۰ء کو ان کے نام وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ جنہیں وصول کرنے کے لئے احباب کو تیار رہنا چاہیئے۔

(مینیجر)

۱۲۰۸۰ عزیز حسین صاحب
۱۲۱۴۷ شیخ انعام اللہ "
۱۲۱۷۲ محمد صادق "
۱۲۲۰۴ بابو قاسم دین "
۱۲۲۰۶ محمد عثمان "
۱۲۲۳۷ مستری غلام محمد "
۱۲۳۰۵ گلاب خان "
۱۲۳۲۳ محمد عبد العزیز "
۱۲۳۳۹ ڈاکٹر سعید احمد "
۱۲۳۷۰ صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۵۴ ظہور احمد صاحب
۱۲۴۹۲ چوہدری نواب دین
۱۲۵۱۰ میاں محمد منیر خان "
۱۲۵۸۸ عبد الحکیم "
۱۲۶۲۳ بابو محمد شریف "
۱۲۶۷۵ سید احمد شاہ
۱۲۶۸۸ محمد شفیع "
۱۲۷۲۶ شیخ عبد الحمید "
۱۲۸۰۷ بابو شمس الدین "
۱۲۸۲۲ حافظ مبین الحق "
۱۲۸۵۰ شیخ مولا بخش "
۱۲۹۰۳ میاں عباس احمد خان "
۱۳۰۱۳ ایم نصیر الحق خان "
۱۳۰۳۸ مولوی غلام رسول "
۱۳۰۵۱ چوہدری عبد الغفور "
۱۳۰۵۴ ماسٹر اللہ داد "
۱۳۰۰۹ آر اے فدا کر قاسمی "
۱۳۰۶۲ بابو عبد العزیز "
۱۳۰۶۳ مسٹر اللہ داد خان
۱۳۰۹۶ شیخ محمد ابراہیم "
۱۳۱۱۱ ہیڈ ماسٹر صاحب نصرت گرلز سکول قادیان
۱۳۱۴۶ چوہدری نبی احمد صاحب
۱۳۱۴۸ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ

۱۴۱۵۰ خلیفہ عبد الرحمن صاحب
۱۴۱۵۴ ماسٹر محمد بخش "
۱۴۱۷۶ بیگم چوہدری سردار خان "
۱۴۱۸۶ ڈاکٹر عبد المغنی "
۱۴۲۰۷ چوہدری مبشر احمد "
۱۴۲۰۹ محمد ابراہیم "
۱۴۲۲۹ شیخ محمد لطیف "
۱۴۲۲۶ محمد عبد اللہ "
۱۴۲۳۲ چوہدری احمد جان "
۱۴۲۵۲ ایم ۔ رحمن "
۱۴۲۷۹ سید بدر الدین "
۱۴۲۸۸ عطاء الرحمن "
۱۴۳۰۶ چوہدری نادر علی "
۱۴۳۲۵ مسٹر فیض الحق خان "
۱۴۳۳۹ محمد عباس "
۱۴۳۹۹ چوہدری غلام احمد "
۱۴۴۰۶ محمد عالم "
۱۴۴۱۳ منشی محمد شاہ "
۱۴۴۳۷ مولوی قدرت اللہ "
۱۴۴۴۶ محمد ثناء اللہ خان "
۱۴۴۶۵ قاضی محمد رشید "
۱۴۵۰۳ شیخ کریم بخش "
۱۴۵۱۷ بابو سراج الدین "
۱۴۵۳۳ محمد حسین "
۱۴۵۶۷ خان عبد الرحمن خان "
۱۴۵۹۹ خواجہ محمد اسمٰعیل "
۱۴۶۰۱ حکیم عبد الصمد "
۱۴۶۲۴ چوہدری ابو الخیر سعید احمد
۱۴۶۲۷ عبد السلام صاحب
۱۴۶۳۵ ڈاکٹر علم دین "
۱۴۶۵۵ سپرنٹنڈنٹ صاحب دار الصناعت
۱۴۶۵۶ ماسٹر احمد خان صاحب
۱۴۶۶۴ میاں غلام احمد خان "
۱۴۶۶۶ چوہدری بشارت احمد "

۱۴۶۶۷ ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۹۸ چوہدری فضل الٰہی "
۱۴۷۰۸ بابو محمد الطاف "
۱۴۷۱۰ رانا فیض بخش "
۱۴۷۱۱ عبد الغنی "
۱۴۷۲۹ عبد القادر "
۱۴۷۴۵ غلام نبی "
۱۴۷۷۲ محمد اسمٰعیل ٹیلر
۱۴۷۸۱ ایم عطا محمد صاحب
عبد الرحمن "
۱۴۷۸۶ حافظ نور الٰہی "
۱۴۷۹۱ عبد الرشید "
۱۴۸۱۳ محمد ایوب خان "
۱۴۸۲۲ مولوی بشیر احمد "
۱۴۸۴۰ ہدایت علی شاہ "
۱۴۸۴۳ عبد الوہاب "
۱۴۸۵۰ مظفر خان "
۱۴۸۵۴ مسٹر احمد خان "
۱۴۸۵۵ ڈاکٹر محمد امجد خان "
۱۴۸۶۲ علیم الدین "
۱۴۸۶۸ انجانہ نور محمد "
۱۴۸۷۶ عبد الحمید "
۱۴۸۸۱ ملک بہادر خان "
۱۴۸۸۸ چوہدری غلام احمد "
۱۴۹۲۸ بابو غلام حیدر "
۱۴۹۳۴ قاضی محمد حسین "
۱۴۹۶۰ ایس ۔ ایم ۔ عمر "
۱۴۹۶۸ محمد بخش خان "
۱۴۹۷۱ چوہدری میاں "
۱۴۹۷۵ ملک جمال محمد "
۱۴۹۸۴ عبد الکریم "
۱۴۹۸۶ منشی مسعود الرحمن "
۱۴۹۸۷ محمد احمد "
۱۴۹۹۴ حافظ سید بشیر احمد "

- ۱۵۰۰۸- صاحبزادہ سرفراز علی خان صاحب
- ۱۵۰۱۷ میاں محمد صدیق صاحب
- ۱۵۰۳۵- بسمل صاحب
- ۱۵۰۵۰- محترمہ ریحانہ صاحبہ
- ۱۵۰۵۹- عنایت اللہ صاحب
- ۱۵۰۶۰- خانصاحب محمد انور خان صاحب
- ۱۵۰۶۷- میر امداد علی صاحب
- ۱۵۰۶۸- شیخ قطب الدین صاحب
- ۱۵۰۶۹- چراغ الدین صاحب
- ۱۵۰۷۰ اسردار محمد سلیمان خان صاحب
- ۱۵۰۷۴ سید مبشر الدین صاحب
- ۱۵۰۷۵ چوہدری سلطان علی صاحب
- ۱۵۰۷۶- امیر احمد صاحب
- ۱۵۰۸۳- مرزا خوشوق صاحب
- ۱۵۰۹۵- نذیر حسین صاحب
- ۱۵۱۰۷- ایم عبد المجید صاحب طالب
- ۱۵۱۲۰- محمد عالم صاحب
- ۱۵۱۲۶- ماسٹر عنایت اللہ صاحب
- ۱۵۱۲۷ خواجہ عبد الحمید صاحب
- ۱۵۱۲۸- چوہدری عبد الحکیم صاحب
- ۱۵۱۳۴ چوہدری محمد ابراہیم صاحب
- ۱۵۱۴۱- غلام رسول صاحب
- ۱۵۱۴۳ چوہدری علی محمد صاحب
- ۱۵۱۴۵ عبد المجید صاحب
- ۱۵۱۴۷ شفیق احمد صاحب
- ۱۵۱۵۵- چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز
- ۱۵۱۷۱- ڈاکٹر شیخ ... ڈوگری
- ۱۵۱۷۳- عبد الرشید صاحب چوہان
- ۱۵۱۷۵- کریم بخش صاحب
- ۱۵۱۸۰- قریشی فتح محمد صاحب
- ۱۵۱۸۲ شیخ نور حسین صاحب
- ۱۵۱۸۳- چوہدری عبد الرؤف صاحب
- ۱۵۱۹۱- ملک نصیر احمد خانصاحب
- ۱۵۱۹۲- اے- ایس مہاجر صاحب
- ۱۵۱۹۳- میر ضیاء اللہ صاحب
- ۱۵۱۹۷ مرزا محمد شریف بیگ صاحب
- ۱۵۱۹۸- چوہدری عبد المالک صاحب
- ۱۵۱۹۹- ملک محمد شریف خانصاحب
- ۱۵۲۰۸- بابو رشید احمد صاحب
- ۱۵۲۲۱- گل محمد صاحب
- ۱۵۲۲۶- محمد صدیق صاحب
- ۱۵۲۳۰- سید رسول شاہ صاحب
- ۱۵۲۳۱- چوہدری رحمت خان صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۹ جنوری۔ آج جرمن طیاروں نے برطانیہ کے چار سو میل لمبے ساحل کے محاذ پر برطانوی جہازوں پر صبح نو بجے سے دوپہر تک شدید بمباری کی۔ دھند شدید تھی۔ پھر بھی رائل ایر فورس کے ہوائی جہازوں نے مقابلہ کے لئے پرواز کی۔ اور کئی جرمن طیاروں کو بھگا دیا۔ طیارہ شکن توپیں بھی مصروف عمل رہیں۔ ایک جرمن آبدوز نے ایک سویڈن اور ایک ناروے کا جہاز غرق کر دیا۔ ایک کے تین اور دوسرے کا ایک جہازی بچ سکا۔

پیرس ۲۹ جنوری۔ مغربی محاذ پر بوندا باندی کی ہوئی ہے۔ اس لئے ہوائی سرگرمیاں بالکل بند ہیں۔ تاہم گشتی دستوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ رائن کے دونو طرف شدید گولہ باری ہوتی رہی۔

لنڈن ۲۹ جنوری۔ آج صبح برطانیہ کے شمالی ساحل پر بھی ہوائی خطرہ کا الارم دیا گیا۔ طیارہ شکن توپوں نے گولے برسائے اور ہوائی جہاز پرواز کرنے لگے۔ مگر دشمن کی طرف سے کوئی گولہ باری نہ کی گئی۔

ہلسنگی ۲۹ جنوری۔ آج روسی طیاروں نے یہاں پر بمباری کی کوشش کی مگر فن طیارہ شکن توپوں نے ان کو بھگا دیا اور وہ کوئی حملہ نہ کر سکے۔ روسی چاہتے ہیں کہ فن لینڈ کا دارالسلطنت بالکل تباہ کر دیا جائے۔ جھیل لڈوگا کے شمال مشرق میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ روسیوں نے کئی حملے کئے جن کا فنوں نے پوری طرح مقابلہ کیا۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ ½ ۲ ہزار روسی آج کی لڑائی میں ہلاک ہو گئے۔

نیویارک ۲۹ جنوری۔ امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں شدید سردی اور برفباری تباہ کن صورت اختیار کر رہی ہے۔ لوگوں کے لئے گھروں سے نکلنا دشوار ہو گیا ہے۔ دریاؤں کا پانی جم گیا ہے۔ اور قریباً ۵ سو اشخاص سردی سے مر گئے۔

اوساکا ۲۹ جنوری۔ آج صبح پٹرول سے چلنے والی ایک گاڑی پٹڑی سے اتر گئی۔ اور آگ لگ گئی جس سے ۷۶ آدمی زندہ ہی جل گئے۔ اور ۶۹ شدید زخمی ہوئے۔ کئی لوگ گاڑی کی کھڑکیاں توڑ کر نیچے کود گئے۔ اور اس طرح جان بچائی۔

انبالہ ۲۹ جنوری۔ سنٹرل اسمبلی میں لالہ شام لال ایڈووکیٹ کی وفات سے جو جگہ خالی ہوئی تھی۔ اس پر لالہ شیام لال صاحب ایڈووکیٹ آف حصار (کانگرسی) بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔ ان کے مقابلہ پر مسز لیکھ وتی تھیں۔ جن کے کاغذات نامزدگی نامنظور کر دیئے گئے۔ ایک اور امیدوار لالہ ہرکشن لال دستبردار ہو گئے تھے۔

کراچی ۲۹ جنوری۔ آج سندھ اسمبلی میں ہوم منسٹر نے اعلان کیا۔ کہ فسادات سکھر کے دوران میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کے باوجود ایک سپاہی نے ہجوم پر فائر کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اسے معطل کیا گیا ہے۔ دو سب انسپکٹر۔ پانچ ہیڈ کنسٹیبل اور نو سپاہیوں پر بے راہ روی کے مقدمات چلائے گئے ہیں۔ ایک تھانیدار اور ایک ہیڈ کانسٹیبل پر مقدمہ چلانے کا سوال زیر غور ہے۔ فسادات میں دس آدمی زندہ جلا دیئے گئے۔ ۱۵۸ ہلاک ہوئے۔ ۳۷ زخمی ہوئے ۱۴۶ مکانات جلا دیئے گئے۔ اور آٹھ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔ ۷۷ گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ مقدمات کی سماعت کے لئے ایک سپیشل مجسٹریٹ مقرر کر دیا گیا ہے۔ دیہات میں ایڈیشنل پولیس تعینات کی گئی ہے۔ بندوقوں کے لائسنس بھی بکثرت دیئے گئے ہیں۔

پیرس ۲۹ جنوری۔ حکومت برطانیہ نے فرانس میں بھی فوجی بھرتی کا دفتر کھول دیا ہے۔ اور بیس سال سے پچاس سال تک عمر کے لوگوں کو فوجی خدمات کے لئے دعوت دی ہے۔

انقرہ ۲۹ جنوری۔ اتحادیوں کے ساتھ ترکی نے جو معاہدہ کیا ہے۔ اس کے مطابق آج شام سے ڈیڑھ کروڑ پونڈ سونا یہاں پہنچ گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ترکی غیر ملکی ایکسچینج مضبوط کیا جائے۔

کلکتہ ۲۹ جنوری۔ انٹر یونیورسٹی بورڈ آف انڈیا کے سامنے یہ تجویز زیر غور ہے کہ تمام ہندوستان کی یونیورسٹیوں میں میٹرک کے طلباء کے لئے ایک ہی کورس ہو۔ اس سلسلہ میں ایک سب کمیٹی بھی بنا دی گئی ہے۔

ٹین ٹسین ۲۹ جنوری۔ جاپانیوں کی طرف سے برطانوی اور فرانسیسی بستیوں کی ناکہ بندی کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ان میں اشیاء خوردنی کی دکانیں بالکل خالی ہو گئی ہیں۔ جاپان کے بعض فوجی حکام کہہ رہے ہیں۔ کہ جہاز اساما مارو کا برطانیہ سے ضرور انتقام لیا جائے۔

کلکتہ ۲۹ جنوری۔ آسام گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ جیلوں میں قیدیوں کو اوسط درجہ کے بستر۔ تکیے۔ مہیا کئے جائیں۔ اور لوہے کے برتنوں کے بجائے پیتل کے برتنوں میں کھانا دیا جائے۔ زنانہ قیدیوں کو تیل بھی مہیا کیا جائے گا۔

مدراس ۲۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے ہند نے برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے گاندھی جی کو جو شرائط صلح بھیجی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جنگ کے خاتمہ سے دو سال کے اندر اندر ہندوستان میں نوآبادیاتی طرز کی حکومت قائم کر دی جائیگی۔

لاہور ۲۹ جنوری۔ آج پنجاب اسمبلی میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ حکومت نے تمام فرقہ دار رضاکار جماعتوں کے خلاف قدم اٹھانے کا فیصلہ کر لیا ہے جنگ نیز صوبہ کے موجودہ حالات کے پیش نظر ان جماعتوں کو پہلے جتنی آزادی نہیں دی جا سکتی۔ ایک ہندو ممبر کے سوال کے جواب میں کہا۔ کہ مہابیر دل بھی اسی قسم کی تنظیم ہے۔ کسی جماعت کو فرقہ دار قرار دینے کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ اس کے اغراض و مقاصد میں کوئی قابل اعتراض بات پائی جائے۔ مہابیر دل نے دہلی کے شیو مندر کے تعلق میں رضاکار لکھو بھیجے تھے۔ لاٹھی اس کے یونیفارم میں داخل ہے۔ اس لئے اس کا شمار بھی ایسی جماعتوں میں ہی ہے۔

لنڈن ۲۹ جنوری۔ آج پیرس میں پولش گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ نازی اس وقت تک اٹھارہ ہزار پولش لیڈروں کو تہ تیغ کر چکے ہیں۔

بوڈاپسٹ ۲۹ جنوری۔ آسٹریا نازیوں کے مخالفوں کی سرگرمیاں بہت بڑھ رہی ہیں۔ کھڑی فصلوں کو جلانے اور تباہ کرنے کے بعد اب گھوڑوں اور مویشیوں میں ایک پُر اسرار وبا پھوٹ پڑی ہے جس سے وہ دھڑا دھڑ ہلاک ہو رہے ہیں۔ نازیوں کا خیال ہے۔ کہ ان کے مخالفوں نے اس کے جراثیم پھیلائے ہیں۔

دہلی ۲۹ جنوری۔ امریکہ کے ساتھ جاپان کے تجارتی معاہدہ کے ختم ہو جانے کی وجہ سے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان گورنمنٹ اب ہندوستان سے اپنے تجارتی تعلقات زیادہ مستحکم کرنے کی کوشش کرے گی۔ نہ صرف یہ کہ اپنے مطالبات کم کرے گا بلکہ ہندوستان کے بعض مطالبات مان بھی لے گا۔

ٹوکیو ۲۹ جنوری۔ ایک جاپانی جہاز سے ۲۱ جرمنوں کو گرفتار کرنے کے متعلق جاپانی یادداشت کا جو جواب برطانیہ نے دیا تھا۔ اس سے جاپانی حکومت مطمئن نہیں ہوئی۔ اور اب وہ ایک اور یادداشت بھیجے گی۔ جاپانی سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ برطانیہ نے زیادہ سوچ بچار سے کام نہیں لیا۔ اور دونو ملکوں کے تعلقات میں خرابی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

لنڈن ۲۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سٹالن اور اس کے ساتھیوں کی سکیم یہ ہے کہ اگر فن لینڈ کو فتح کر لیا گیا تو اسے ایک روسی نوآبادی میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۲۹ جنوری۔ انگلستان میں ایسی شدید سردی پڑ رہی ہے کہ گذشتہ پچاس سال میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ گاڑیوں کی آمد و رفت میں بھی رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ کئی لوگ اپنے کام کاج پر نہیں جا سکے سکاٹ لینڈ میں تمام گاڑیاں رک گئیں انگلستان کرۂ زمہریر بن گیا ہے۔

لکھنؤ ۲۹ جنوری۔ کانپور سے سرکاری اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ریوالوروں اور چاقوؤں سے مسلح ڈاکوؤں نے جوہی میں جی آئی پی ریلوے کے گودام کے پارسل آفس پر ڈاکہ ڈالا